محمد عمر فاروق

نظام کی تبدیلی ہی مسائل کا واحد حل ہے

جمہوریت کا دھڑن تختہ ہوئے چار ماہ ہی گزرے ہیں کہ وہ سیاستدان جو نواز حکومت کے خاتمے پر خوشی سے بغلیں بجاتے نظر آتے تھے۔ اب پھر پیٹ تھامے بحالی جمہوریت کے نسخہ شافی کی تلاش میں سرگرداں ہوگئے ہیں۔

عوام ہیں کہ حیران و پریشان ہیں۔ وہ بابو اور بی بی دونوں کی جمہوریت کے مزے لے چکے ہیں اور اب رہی سہی کسر موجودہ حکمرانوں کے انداز حکمرانی سے پوری ہورہی ہے۔ پاکستان میں جمہوریت ہمیشہ سے اقتداریوں کی داشتہ رہی ہے اور جمہوری نظام کے خلاف میں آمریت کا دیو استبداد عوام کے نرخرے پر پنجہ زن رہا ہے۔ ظالم اقتدار پرستوں نے نیم جان مخلوقِ خدا کے زخم زخم جسموں پر تارا مسیح کی طرح صرف کوڑے برسانے پر ہی اکتفا نہیں کیا۔ بلکہ ان کی بلبلاتی روحوں کو بھی جھنجھوڑ جھنجھوڑ کر بلاکوؤں، چنگیزوں اور اشتریوں کی وحشت و درندگی کو بھی شرما دیا ہے۔ باون برسوں سے پاکستان برطانیہ سے آزادی حاصل کر کے بھی غلام ہے۔ ہر حکمران نے عوام کی خدمت کا نعرہ بلند کیا، عوامی حقوق کی پاسداری کا مژدہ سنایا اور عدل و انصاف کی بالادستی کی نوید دی۔ لیکن ان طالع آزماؤں کے عہد میں عوام کا وجود بڑی عملاً معدوم کیا جاتا رہا۔

غربت و افلاس سے ماری خلقِ خدا نے ملک، قوم اور اسلام کی خاطر کسی قربانی سے کبھی انکار نہیں کیا۔ اپنی ہر قیمتی متاع حتیٰ کہ جانوں کے نذرانے تک پیش کر دیئے۔ مگر ملک و ملت کے سوداگروں نے قوم کے ایثار و خلوص کے اس انمول سرمائے کو کیش کرا کے اپنی حرص و ہوس کے سوئس بینک بھرے۔ اور اس کے بے جان جسم کو اتفاق فاؤنڈری کی بھٹیوں میں جلا کر راکھ کر ڈالا۔ موجودہ حکومت میں بھی عوام کہاں ہیں؟ جمہوریت ہو یا مارشل لاء، عوام یا عام آدمی کی بجائے خواص ہی حکومت کے کل پرزے ہوتے ہیں۔

۱۴ کروڑ عوام میں سے کبھی کسی حکومت کو نچلے طبقے میں سے کوئی جوہر قابل نظر نہیں آتا۔ اور لے دے کے مخصوص خاندانوں کے فرزندانِ ناہموار پشت در پشت ہمارے حاکم بنا دیئے جاتے ہیں۔ آج کل این جی اوز کی حکمرانی ہے۔ لبرل، لادین اور برطانوی خود کاشتہ گروہ کے ارکان کی بے لگامی ملک کے تشویشناک مستقبل کی غمازی کر رہی ہے۔ اللہ ہمارے وطن کو اس نازک گھڑی میں اندرونی و بیرونی دشمنوں کی ریشہ دوانیوں سے محفوظ رکھے۔ (آمین)۔ اگر غور کیا جائے تو صاف معلوم ہو جاتا ہے کہ یہ سب کیا دھرا جمہوریت ہی کا تو ہے۔ جس نے ملک و قوم کو اس ابتر حالت میں پہنچا دیا ہے۔ وحشت و درندگی کی حدیں عبور کر لی گئی ہیں۔ غیرت و حمیت کا جنازہ نکل چکا ہے۔ دینی و اخلاقی قدروں کو روندا جا رہا ہے۔ ظلم و بہیمیت کا جن بے قابو ہو چکا ہے۔ خودکشی اور خود سوزی کے واقعات میں تیزی سے اضافہ ہو رہا ہے والدین

اپنے جگر کے ٹکڑوں کو دو وقت کا کھانا مہیا نہ کر سکنے پر اپنے ہاتھوں سے قتل کر رہے ہیں۔ ذرائع ابلاغ کے ذریعے سیکس فری معاشرہ کی بنیادیں رکھ کر شرم و حیاء کو قصۂ پارینہ بنایا جا رہا ہے۔ عدالتیں انصاف بانٹنے کی بجائے مجرموں کو پروان چڑھا رہی ہیں کیا یہ سب کچھ جمہوریت کے نام پر اور جمہوریت کے ماحول میں بھی نہیں ہوتا رہا اور اب تو یہ سلسلہ مزید رفتار پکڑ رہا ہے۔

ایسی انسان کش اور دین دشمن جمہوریت ہمیں کبھی اور کسی صورت میں قبول نہیں ہے۔ جمہوریت جو مغربی ممالک کو آج تک امن و سکون فراہم نہیں کر سکی تو وہ ہمیں کیا دے سکتی ہے۔ عوام ایسے خونی نظام اور جمہوریت کے کور بصر عاشقان سے عاجز آ چکے ہیں۔ کیونکہ غیر فطری اور انسان کے بنائے ہوئے نظام دم توڑتی انسانیت کے لیے کبھی آبِ حیات ثابت نہیں ہو سکتے نظام کی تبدیلی کے بغیر معاشرہ میں بہتری کا تصور کرنے والے درحقیقت احمقوں کی "دوزخ" میں رہتے ہیں۔ جمہوریت زادوں کے نزدیک جمہوریت کا مفہوم ذاتی مفاد کا تحفظ و حصول ہے۔ جیسا کہ ایک حالیہ بیان میں بیگم کلثوم نواز نے کہا ہے کہ "وہ جیل میں بند" "جمہوریت کو آزاد کرانے کے لیے نکلی ہیں۔

یاد رکھیے! جب تک تخلیق پاکستان کے حقیقی مقاصد پورے نہیں کیے جائیں گے۔ ملک میں بے چینی و اضطراب کی فضاء قائم رہے گی۔ اور کسی مخلص قیادت کے ظہور اور اسلامی فلاحی ریاست کے قیام کی امید محض ایک سراب بنی رہے گی۔ جس سے فائدہ اٹھا کر قریشی، ٹوانے، دولتانے، گیلانی، مرزے، قزلباش، راجے، چٹھے، جنجوعے، چودھری، کھرل، موکل، مزاری، لغاری، دریشک، بگٹی، خان، نواب، سردار اور ملک ہمیشہ کی طرح ہمارے سروں پر مسلط رہیں گے۔

اشاعت خاص

بیاد امیر احرار، سید عطاء المحسن بخاری رحمۃ اللہ علیہ

ماہنامہ نقیب ختم نبوت ملتان اپنے بانی مدیر اور مجلس احرار اسلام کے امیر حضرت مولانا سید عطاء المحسن بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی عظیم شخصیت پر عنقریب ایک یادگار تاریخی نمبر شائع کر رہا ہے۔ مجلس احرار اسلام سے وابستہ کارکنوں، حضرت شاہ جی کے ذاتی دوستوں اور ان کی شخصیت سے متاثر ہونے والے احباب سے گزارش ہے کہ وہ اپنے تأثرات اپنی یادیں اور ملاقاتیں جلد قلم بند کر کے ادارہ کو ارسال فرمائیں۔

جن احباب کے پاس حضرت شاہ کی کوئی تحریر، آٹوگراف یا آڈیو کیسٹ موجود ہیں تو اس کی نقل عطا فرمائیں۔ تاکہ اس عظیم نمبر میں اسے شامل کیا جا سکے۔ ان شاءاللہ یہ نمبر صوری اور معنوی اعتبار سے تاریخی حیثیت کا حامل ہوگا۔